۱۲۸۱۰ موحضرت

اُفوّض امری الی اللہ

ENTERED
General Stock Register
Dated

الحمد للہ والمنۃ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ أنہ نسخ

ریاض المقاصد ۱۲۸۷

بفرمایش مولوی محمد عبد الرشید صاحب خلف الصدق عمدۃ العلما مولانا محمد عبد الحکیم صاحب و سیّد

جمال شاہ صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ

در مطبع مخدومی باہتمام حاج الحرمین قاضی ابراہیم صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پلیندری طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی

رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

امابعد بندہ مسکین عبدالحکیم بن مولوی عبدالرحیم بیچ خدمت جانی مسلمانوں کے التماس رکھتا ہے کہ میں نواسہ اور خادم ایک ادنیٰ خادمان خادم جناب مکرم اور مخدوم معظم سندالمحدثین مفید الطالبین مجمع الفضایل منبع الفواضل صدرالافاضل فخرالاماثل حاوی الفروع والاصول کاشف غوامض المعقول والمنقول جامع فضایل وجیہہ والمکتسبیہ سالک مدارج صدق ویقین عارف معارف حق المبین عالم باعمل وفقیہ اکمل جامع الاشفاق والاخلاق حاجی الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیما صاحب سلاسل خمسہ حضرت مولانا وجدنا واستاذنا مولوی محمد حاجی قاسم دہلوی واعظ کہ جنکی وعظ کے برکت سے صدہا آدم ورطہ ضلالت کو چھوڑ کر ساحل نجات پر آئی

نور اللہ مرقدہ ومضجعہ کا ہوں

جب تک کہ جناب ممدوح مرحوم زندہ رہے تو اکثر خلایق سوای شہر اپنے کے دور دراز سے بیچ خدمت آپکی کے اکثر فیض اور صحبت کثیر البرکت آپکی سے طرح طرح کے فایدہ

اوٹھا

اوٹھا کر شب و روز بہرہ یاب ہوتے تھے چنانچہ اس عاجز نے بہی خدمت عالی جناب سے موافق فہم ناقص اپنی کے اور توجہ دلی اور شفقت قلبی حضرت کی سے کہ بدرجہ اتم حال کمترین پر ختم تہی حفظ قرآن اور بہت طرح کے فایدہ علوم دینی کے حاصل کئے اور فیض یاب باب علم سے ہوا اور حال فیض خدمت صحبت کا آپکے یہہ تہا کہ جو خدمت عالی جناب موصوف مین حاضر ہوا واسطے تحصیل علم کے خالی نگیا بلکہ موافق تقدیر اپنی کے حاصل کر لیا اور چند شاگرد شہرہ آفاق ہوئے ایک اون مین سے جناب مولوی فریدالدین صاحب مرحوم شہید واعظ مسجد جامع دہلی کہ جامع معقول اور منقول تھے اور مولوی نظام الدین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب اور مولوی عبدالرحیم صاحب اور مولوی سجاعت علی صاحب مرحوم متخلص بہ تسلی کہ درمیان رسالون اپنی کے تعریف جناب مغفور کے

بایں وجہ کرتے ہیں

نظم در توصیف مولانا حاجی محمد قاسم محدث دہلوی

یہی ہے دعا میری پروردگار
رہے حاجی قاسم سدا برقرار

یہ عالم عجب تونے پیدا کیا
کہ ہے جس پہ عالم کو شیدا کیا

مقرر ہے یہ مبتلا رسول
سدا ہے یہ دل سے فدای رسول

چمکتا ہی رکھیو تو اس ماہ کو
سکھاتا ہے یہ دین کی راہ کو

نگہبان تو اس کا رہیو مدام
رہے حشر تک حاجی قاسم کا نام

اور سوا انکے بہت لوگ زندہ ہین کہ فیض یاب باب علم سے ہوئے اور حال فیض عام آپ کا اس طرح پر تہا جیسے اولیاء اللہ کی تعریف مین آیا ہے کہ اولیاء اللہ وہ ہین کہ جنکے دیکھنے سے اللہ تعالی یاد آوے یہہ بات جناب موصوف مین صاف پائی جاتی تہی اور دل یہی چاہتا تہا کہ آپ کی زبان فیض بیان سے ہمیشہ ذکر خدا اور رسول کا سنا کیجئے اور آپکی صحبت مین شب و روز حاضر ہو کر فایدہ دین کے حاصل

کیا کیجے اور اکثر خیالات فاسدہ حاضر ہونی خدمت عالی اور زیارت جمال با کمال حضرت کے سبب سے دور ہوتی تھی اور اگر حال زہد اتقا اور اخلاق اور قناعت وغیرہ کا بیان کیا جائے تو ایک جلد مرتب ہووے اب جسدن سے جناب مغفور نے ہجرت اس دار فانی سے طرف دار باقی کے فرمائے گویا کہ چراغ علم ہندوستان بجھہ گیا اور فساد طرح طرح کا اور اختلاف درمیان علما کے واقع ہوا اور جو لوگ کہ جناب فیض انتساب سے موافق حوصلہ اپنی کے فیض یاب ہوئے ہین اونکا یہہ حال ہے کہ خیال صحبت بابرکت کے سے زندگی اپنی بسر کرتے ہین اور بہ سبب درد جدائی اونکی کے عجب حالت رہتی تھی اسواسطے شدت شوق مین حسب حال اپنے چند اشعار نوک ریز خامہ ہوتی ہین؂

بیت

درد ہوا اوسکی تو دوا کیجے
سب گئے صبر و ہوش تاب و توان
دل ہے بے چین ہو تو کیا کیجے
مین رہا ہون تو کیا رہا ہون

رباعی

ہوش حواس اڑ گئے جاتی ہی یار کے
دل سا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو آہ
کیا کیا گھمنڈ تھے ہمین صبر و قرار کے
وہ اپنی بے کسی پہ نہ روے تو کیا کرے

ابیات

این مصیبت را حد و پایان کجا ست
ہر طرف مستان خراب افتادہ اند
یاد آرند آن زمانے بے غمی
ہر یکی را دل ازین ماتم کباب
این یتیمان طریقت را بہ بین
این مصیبت نیست دردی بی دواست
از آتش ماتم کباب افتادہ اند
صحبت ساقی و عیش خورمی
ہر یکی را دیدہ چون پر آب
بیکسان فی الحقیقت را بہ بین

ہمچو آن طفلی کہ باشد بے پدر
ہر یکی چون تشنہ خستہ جگر
گفت بایکدگر از جوش درون
ہر یکی انا الیہ راجعون

خاک بر سر این غریبان در بدر
از خود و از ہستی خود بے خبر

اور تاریخ انتقال آپ کی کے استاد ذوق نے کہ یگانہ روزگار فن اپنی کا تھا

باین عبارت لکھی ۱۲۶۳ھ

ماتَ ملایک خصال ۱۲

اور اس ہیچمدان کہ ہمیشہ یہہ خیال قرین خاطر رہتا تھا کہ اگر فرصت ہاتھہ دے تو ترجمہ بزبان اردو کسی رسالیکا آپکی تالیفات سے کرون تاکہ کچھہ نمونہ فیض آپکی کا باقی رہے مگر بہ سبب درس تدریس طلبا کے اتنی فرصت نہ پائی جب یہ عاجز بعد ویرانہ دہلی کے برباد ہو کر پریشان خاطر کہ یہہ شعر حسب حال اس فقیر کے ہے

نظم

کیا پوچھتے ہو بود و باش میری
تھا جو دلی مکان رشک بہشت
ہاو نہ جو ہوا تو ہے مشہور
خانہ ویران خستہ اور برباد

نہین کچھہ قابل بیان یہہ حال
ہر طرح کے وہان تھے اہل کمال
نہ خدا ڈالے یہہ کسی پہ وبال
ہو کر نکلے جب آیا وہان یہہ زوال

بیچ قصبہ پٹیالہ کے پہونچا اور وہان اختلاف بہت درمیان لوگون کے بیچ باب فاتحہ درود کے دیکھا پس پھر یہہ خیال ہوا کہ اگر کوئی رسالہ اس باب مین جناب مغفور کا دستیاب ہووے تو البتہ ترجمہ اوسکا زبان ہندی مین لکھون تاکہ مردم عوام کو اوسے نفع ہو اور تاریکی جہل سے بیچ روشنی علم کے آوین اور اکثر لوگ بار بار تحریک اس امر کی کرتے تھے اتفاقاً چند اوراق بطور رسالہ کے تالیفات آپکی سے بعبارت عربی کہ مشتمل اوپر بیان تصدقات اور دعوات

اموات کے اور رواج بعضے رسومات کا کہ بعد ممات سے کرتے ہین لکھے ہوئے کتب معتبرہ سے مانند بخاری[۱] اور مسلم[۲] اور شرح صدور[۳] اور فتاوی غرایب[۴] اور شرح شیخ عبدالحق دہلوی[۵] اور اوسط[۶] اور کفایہ شعبی[۷] اور خزانۃ الروایت[۸] اور فتاوی زاد اللبیب[۹] اور شرح برزخ[۱۰] اور شعب الایمان[۱۱] اور جامع الاوراد[۱۲] اور تفسیر فتح العزیز[۱۳] اور مشکوۃ شریف[۱۴] اور ترمذی[۱۵] اور بیہقی[۱۶] اور ترغیب[۱۷] اور ملتقط الاحیا[۱۸] اور اذکار امام نووی[۱۹] اور شرح عقاید نسفی[۲۰] کی پائی یعنے اور سوا انکے اور کتاب سے جو لکھا ہے تو نام اسکا لکھہ دیا ہے پھر اسی حقیر نے کہنے بار بار بعضے اشخاصونکی سے ان مسئلون کو ہمراہ ترجمہ اردو کے اور کچھہ تحقیقات سے اوپر اوسکے بڑھایا ازروی احادیث اور روایات معتبرہ کی ساتھہ نقل حدیث اور روایات کے اور نام کتاب کا کہ جسسے حدیث اور روایات نقل کے لکھہ دیا ہے اور چہار باب اس مین قرار پائے اور نام اسکا موافق اعداد سنہ ہجریہ کے کہ سنہ ۱۲۷۶

تالیفی ہے ریاض المقاصد رکھا گیا

اگرچہ ترجمہ یہہ زبان ہندی مین کہ اہل علم اسکے طرف التفات نہین کرتے ہین لکھا گیا لیکن اہل علم مین سے جو کوئی اسکو دیکھے گا تو خوبی اسکی معلوم کریگا کہ کتنے جزئیات لکھے ہین جب کوئی بڑی بڑی کتابون مین دیکھے تو پاوے یہان بلا مشقت موجود ہین جناب الہی مین دعا اس عاجز کی یہہ ہے کہ برکت تحریر اس رسالہ کے گناہون میرکو معاف فرماوے اور یہہ رسالہ مقبول کافہ انام ہووے اور زیارت حرمین شریفین مجکو نصیب ہوا اور وہین نیری سونت ساتھہ ایمان کے

ہو امین رب العالمین

اِلٰہی نَجِّنی مِنْ کُلِّ ضِیقٍ بِجَاہِ المُصطَفیٰ مَولَی الجَمِیعِ وَھَبْ لِی فِی مَدِینَۃٍ قَرَارًا بِاِیمَانٍ وَدَفنٍ فِی البَقِیعِ

باب الاول

فی التصدق علی المیت اخرج البخاری فی الادب ومسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعولہ ترجمہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ مرگیا آدمی موقوف ہوا عمل اسکا مگر سوائے تین چیز کے کہ منفعت باقی ہین اوس سے میت :: صدقہ جاریہ مانند کتب فقہ اور چاہ اور پل اور مسافر خانہ اور مدرسہ وغیرہ کے یا تعلیم علم یا ولد صالح کہ دعا کرتا ہے واسطے اوسکے فی شرح الصدور عن سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بیرا وقال ہذہ لام سعد ترجمہ سعد بن عبادہ سے ہے کہ مقرر کہا اوسنے یا رسول اللہ ام سعد فوت ہوگئے پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی پس کہودا کنوان اور کہا یہ کنوا ہے ام سعد کا یعنے ثواب اسکا ام سعد کو پہنچے فتاوی غرائب مین حدیث نقل کی ہے فی الخبر لایاتی علی المیت لیلۃ اشد من اول لیلۃ فارحموا موتاکم بشیء من الصدقۃ اذا صلی او صام او اعتق او فعل شیئا من القربات لیصل ثوابہ الی المیت یجوز ویصل الیہ ترجمہ حدیث شریف مین ہے کہ نہین آتی اوپر میت کے کوئی شب سخت تر پہلی رات سے پس رحم کرو واسطے موتی اپنے کے ساتھ کسی چیز کے صدقہ سے جسوقت نماز پڑہی یا روزہ رکہا یا آزاد کیا بردہ یا کوئی چیز کی تقربات سے تاکہ پہنچے ثواب اسکا میت کو جایز ہے اور پہونچتا ہے اوسکو اور شرح عبدالحق دہلوی مین ہے الصدقۃ

ينفعه بلاخلاف وفيه ورد الاحاديث خصوصًا الماء ترجمه تصدق نفع دیتا ہے میت کو بلا خلاف اور اس باب میں وارد ہوئیں ہیں احادیث خصوصًا پانی کے وقال عليه السلام الدعاء يرد البلاء والصدقة تطفئ غضب الرب ترجمه کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا رد کرتی ہے بلا کو اور خیرات بجھاتی ہے غضب رب کو

فی شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور

اخرج الطبراني في الاوسط عن انس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من اهل بيت يموت منهم ميت فيتصدقون عنه بعد موته الا اهداها له جبرئيل على طبق من نور ثم يقف على شفير القبر فيقول يا صاحب القبر العميق هذه هدية اهداها اليك اهلك فاقبلها فتدخل عليه فيفرح بها ويستبشر ويحزن جيرانه الذين لا يهدى اليهم شيء ترجمه روایت کیا طبرانی نے اوسط میں حضرت انس سے کہ کہا انس نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں ہے کوئی اہل بیت کہ مرتا ہے اون میں سے موتی پس تصدق کرتے ہیں اس سے بعد موت اوسکی کے مگر تحفہ لیجاتا ہے واسطے اس میت کے جبرئیل اوپر طباقوں نور کے پھر کھڑا ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام اوپر کنارے قبر کے اور کہتا ہے اے صاحب قبر گہری کے یہ تحفہ ہے کہ بھیجا ہے اوسکو طرف تیرے گھر والوں تیری نے پس لے اسکو پس داخل ہوتا ہے اوپر اوسکے وہ صدقہ پس خوش ہوتا ہے مردہ ساتھ اوس ہدیہ کے اور غمگین ہوتے ہیں وہ ہمسایہ اوسکے کہ نہیں بھیجے گئے صدقہ سے کوئی شی طرف اونکے

في كفاية الشعبي عن انس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تصدق الرجل بنية

المیت امر اللہ جبرئیل ان یحمل الیٰ قبرہٖ مع سبعین الف ملک فی ایدی کل ملک طبق نور فیحملون الیٰ قبرہٖ فیقول السلام علیک یا ولی اللہ ھذہٖ ھدیۃ فلان بن فلان الیک فیتلالاء قبرہٖ فاعطاہ اللہ تعالیٰ الف مدینۃ فی الجنۃ وزوجہ الف حور والبسہ الف حلۃ وقضی لہ الف حاجۃ **ترجمہ** کفایہ شعبی مین ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تصدق کرتا ہے آدمی ساتھہ نیت میت کے حکم کرتا ہے اللہ تعالیٰ جبرئیل کو کہ اوٹھائے طرف قبر اوس میت کے ہمراہ ستر ہزار فرشتون کے ہاتہہ مین ہر فرشتہ کے طباق نور کا ہوتا ہے پس اوٹھاتے ہین طرف قبر میت کے پھر کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ یہ تحفہ ہے فلان بن فلان کے طرف سے طرف تیرے پس پر نور ہوتی ہے قبر میت کے اور دیتا ہے اس میت کو اللہ تعالیٰ ہزار شہر جنت مین اور زوج اور مالک کرتا ہے اوسکو ہزار حور کا اور پہناتا ہے اوسکو ہزار حلّے اور روا کرتا ہے اوسکی ہزار حاجت اور خزانۃ الروایات مین اور فتاوی زاد البیب مین ایک **حکایت بادشاہ** خراسان سے نقل کے کہ بیتے اوسکی نے کہ نام اوسکا عبد الملک تھا باپ اپنے کو خواب مین دیکھا اور کہا ایہا الامیر حال تیرا کس طرح ہے کہا اے بیٹے ایہا الامیر مت کہو بلکہ ایہا الاسیر کہہ بعد اوسکے کہا اے فرزند گوشت کہتا ہے تو ہڈیان مجکو دے اور ساتھہ نیت میری کے کتون کو ڈال کہ آرزو گوشت کی مجکو غالب ہے **فتاوی غرایب مین ہے** یستحب ان یتصدق عن المیت الی ثلثۃ ایام وان زاد علیھا فھو افضل **ترجمہ** مستحب ہے صدقہ دینا واسطے میت کے تین روز تک اور اگر زیادہ تین روز پر کرین بہتر ہے **فی خزانۃ الروایات** ویستحب ان یتصدق من المیت بعدہ الیٰ سبعۃ ایام **ترجمہ** خزانۃ الروایات مین ہے کہ مستحب ہے

صدقہ دینا بعد میت کے سات روز تک اور درمیان شرح برزخ کے حدیث منقول ہے انس ابن مالک سے قال علیہ السلام اللیلۃ الاولی عسیرۃ علی المیت فتصدقوا لہ وینبغی ان یواظب علی الصدقۃ للمیت سبعۃ ایام وقیل اربعین فان المیت یتشوق الی بیتہ ترجمہ کہا رسول علیہ السلام نے شب اول سخت تر ہے میت پر پس صدقہ دو واسطے میت کے اور لایق یہ ہے کہ ہمیشگی کرے صدقہ دینے پر سات روز تک اور بعض نے کہا چالیس روز تک پس تحقیق میت مشتاق ہوتی ہے طرف گھر اپنے کے اسیواسطے خلقت تین روز اور اکثر سات روز اور چالیس روز تک فاتحہ اور تصدق مردون کے لیئے کرتے ہین اور یہ رواج اکثر شہرون مین ہے کہ چالیس روز کے بعد چہار پائی بچھاتے ہین اور اوپر اوسکے حافظ جی کو بٹھاتے ہین صبح تک اور گھر ارکھتے ہین یہ مخالف حدیث فقہ کے ہے اس سے البتہ پرہیز چاہیئے واللہ اعلم بالصواب اور خزانۃ الروایات مین ہے ابن عباس سے اور اسی طرح روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان مین عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی قبرہ الا شبہۃ الغریق متغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام او ولد او صدیق فاذا لحقتہ کانت احب الیہ من الدنیا وما فیہا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مردہ نہین ہے تربت مین مگر مانند غرق ہونیوالے کے ہے فریاد چاہتا ہے واسطے باہر آنیکے منتظر رہتا ہے ساتھ دعا کے کہ پہونچے مان باپ یا بیٹے یا دوست کے طرف سے اور جبکہ پوہچتی ہے اوسکو ہوتے ہی دعا اور صدقہ اور استغفار طرف اسکے دوست تر دنیا و مافیہا سے اسیطرح ذکر کیا زاد اللبیب مین اور جامع الاوراد مین نقل کیا ہے کہ کتاب معتبر مین ہے یہہ حکایت کہ صالح مرے ایک بزرگ گانون مین رہتے تھے اور واسطے نماز جمعہ کے شہر مین آتے

تھے اتفاقاً جمعرات کو مقبرہ مین اوترے دیکھا کہ لوگ بلباس فاخرہ خوش وخورم
قبرون سے باہر نکلکر ایک جاے بیٹھے ہین اون مین ایک جوان بلباس رنگین
اور کہنہ کے غمگین قبر سے نکلا بیٹھا ہے صالح مری نے پوچھا کہ اون لوگون کو خوش
وخورم اور تجھکو غمزدہ دیکھتا ہون باعث اسکا کیا ہے اوس جوان نے کہا وارث
انکے فاتحہ درود اور تصدق کرتے ہین اور مین سوائے والدہ کے کہ وہ خاوند
کرکے عیش مین ہے اور مجھکو فراموش کیا کوئی نہین رکھتا صالح مذکور نے کہا کس
شہر مین اور کس محلہ مین رہتی ہے کہا جوان نے فلانے محلہ ہمسایہ فلانے مین
رہتی ہے صالح نے کہا مین احوال تیرا والدہ تیری کو کہونگا پس صالح شہر مین
آکر بعد نماز جمعہ کے اوس عورت کے گھر گیا اور پوچھا تیرا کوئی فرزند ہے تھا اوسکے
مان نے ایک آہ سرد کھینچ کر کہا کہ ایک پسر جوان تھا اوسنے انتقال کیا صالح نے
تمام احوال موتا اوس گورستان کا اور جوان کا کہا اوس عورت نے کہا کہ سچ ہے بعد
اوسکے کہا ایک درہم تمکو دیتی ہون واسطے بیٹے میرے کے تصدق کرو صالح
مذکور نے درہم لیکر تصدق کیا پھر شب جمعہ آئندہ کو اوس گورستان مین اوترا دیکھا
وہ سب مردہ قبرون سے باہر نکلکر بیٹھے ہین اور وہ جوان بھی ساتھ لباس فاخرہ
کے کہ خوب تر اورون سے تھا باہر آکر پاس صالح مذکور کے آیا اور کہا ای صالح مری
تجھکو خداتعالی جزای خیر عطا کرے جیسا تونے میرے حق مین نیکی کی الغرض تصدقات
واسطے میت کے ساتھ احادیث اور روایات کے ثابت ہے مگر یہہ جو سیوم اور

دسوان اور بیسوان اور چالیسوان اور ششماہی اور برسی رواج زمانہ مین
پہیلا ہے اور اکثر علماء دیندار کو دیکھا شریک اس رواج کے کہ اون ایام مین تصدقات
اور فاتحہ واسطے اوسکی کرتے ہین بلکہ اس باب مین رسالہ لکھے ہین اس فقیر
جامع اوراق کو اسکے جستجو بہت تھی کہ ایکبار بسبب درخواست مردمان بیسے اور

سرہند کے جانا اسی ہمدان کا سرہند بسبب مین ہوا اور بروز جمعہ بعد نماز جمعہ کے
مشغول بوعظ ہوا اور اکثر علما اور امرا اور شرفا اس مجلس وعظ مین موجود تھے اور
اکثر مانعین فاتحہ کے بھی موجود تھے کہ اوسی مجلس مین مولوی غلام حسین صاحب نے کتاب
جامع الفقہ ملا صدیق زبیری رحمۃ اللہ کے نزدیک میری بھیجی دیکھا تو یہہ عبارت نظر آئی:
فی مجموع الروایات اما اگر کسی از ملک خود طعام می کند و خلق را می خوراند بی شبہہ
حلال ست زیرا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بروح حمزہ رضی اللہ عنہ سیوم روز و دہم روز
و چہلم روز و ششماہی سالیانہ دادہ و صحابہ نیز ہم چنین کردہ ہر کہ ازین منکر باشد پس او از
رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم منکر باشد **ترجمہ** یعنے بیچ مجموع
الروایات کے ہے کہ اگر کوئی ملک اپنی سے طعام پکاتا ہے اور خلق کو کھلاتا ہے بی شبہ
حلال ہے اسواسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بروح حمزہ رضی اللہ عنہ کے طعام تیسرے
دن کا اور دسوین کا اور بیسوین کا اور چالیسوین کا اور چھہ ماہی کا اور برسی کا دیا
ہے اور صحابہ نے بھی اسی طرح کیا جو کوئی اسکا منکر ہوا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور اجماع صحابہ کا منکر ہوا **در بیان فضیلت عشرہ ذوالحجہ** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ
هٰذِهِ الْاَیَّامِ الحدیث **ترجمہ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ
عمل نیک اوسمین بہت پیارا ہو طرف اللہ کے ان دنون مین سے کہ دیہہ بقرہ عید کا ہے
نقل کی یہہ بخاری نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ
اِلَی اللّٰہِ اَنْ یَّتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ یَعْدِلُ لَهٗ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْھَا
بِصِیَامِ سَنَةٍ وَّقِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ رواہ الترمذی **ترجمہ**
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کے یہہ کہ
عبادت کرے اللہ کی اسمین دس دن ذی الحجہ کے سے برابر گنے جاتے روزے ہر دن کے

ان مین سے ساتھہ روزہ برس دن کے اور قیام ہر شب کا ان مین سے برابر ہے قیام شب
قدر کے نقل کی ہے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من احیی اللیالی الاربع وجبت لہ لیلۃ البرات ولیلۃ عرفۃ ولیلۃ النحر و
لیلۃ الفطر رواہ ابن عساکر ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے شب بیداری
کی چار رات واجب ہوئی اوسکے لئے جنت یا مغفرت شب برات اور رات عرفہ کی
اور رات عید قربانی کی اور رات عید فطر کی نقل کی یہہ ابن عساکر نے قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صیام یوم عاشوراء احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ
التی قبلہ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنا دن عاشورہ کا
امید رکھتا ہون اللہ سے یہ کہ جہاڑوے گناہ برس روز کی کہ پہلے اس سے ہے نقل کی یہ
مسلم نے قال اللہ تعالی والفجر ولیال عشر فرمایا اللہ تعالی نے قسم کہاتا ہون مین
فجر کی اور دس رات کی کہ وہ دیہہ بقرہ عید کا ہے یا دیہہ محرم کا ہے یا مراد لیالی عشر سے
دیہہ رمضان کا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ تلاش شب قدر کے التمسو
ہا فی العشر الاواخر یعنے تلاش کرو شب قدر کو اخیر دہہے مین رمضان سے اور نزدیک
بعض کے ولیال عشر سے مراد دس رات متفرقہ ہے پانچ راتین رمضان مبارک کے
آخر دہے کی کہ ان مین مظنہ لیلۃ القدر کے برکات کا ہے شب عید فطر رات عرفہ عید قربانی
کے اور ستائیسوین رجب اور شب عاشورہ اور شب برات کے اور اسی طرح اللہ تعالی نے
بارہ مہینون مین سے چار مہینون کو فضیلت دی ہے قولہ تعالی ان عدۃ الشہور عند
اللہ اثنی عشر شہرا فی کتب اللہ یوم خلق السموات والارض منہا اربعۃ
حرم ترجمہ بیشک شمار مہینون کا اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے
اوسدن سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو چار اون مین سے صاحب حرمت ہین فی
المشکوۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اربعۃ حرم ثلث

مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُفْرَدٌ الَّذِی بَیْنَ جُمَادِی وَشَعْبَانُ **ترجمہ** درمیان مشکوۃ کے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مہینے بارہ مہینون مین صاحب حرمت ہین تین متوالیات یعنے ایک دوسرے کے درپے اینوالے ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور رجب مفرد یعنے تنہا کہ درمیان دو ماہ جمادی اور شعبان کے ہی **حدیث** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ رَجَبَ شَھْرُاللّٰہِ وَشَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُاُمَّتِیْ **ترجمہ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو بیشک رجب مہینا اللہ کا ہی اور شب برات کا مہینا میرا ہی اور رمضان میری امت کا ہی فِیْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ **ترجمہ** درمیان شرح صدور کے ہی کہ نقل کی احمد اور ترمذی اور بیہقی اور ابن ابی الدنیا نے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمانون سے کہ مرتا ہے جمعہ کے دن یا جمعرات کے دن مگر محفوظ رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالی قبر کے فتنہ سے اَخْرَجَ حُمَیْدٌ فِیْ تَرْغِیْبِہٖ عَنْ اِیَاسِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کُتِبَ لَہٗ اَجْرُ شَھِیْدٍ وَوُقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت کیا حمید نے ترغیب مین ایاس بن ابی بکر سے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو کوئی مرے دن جمعہ کے لکھا جاتا ہی واسطے اوسکے اجر شہید کا اور محفوظ رہتا ہی فتنہ قبر سے **اور حاشیہ صادقیہ مین لکھا ہی** اگر کوئی مرے دن جمعہ کے یا شب جمعہ کے عذاب قبر کا نہو اوسکو سوا ایک ساعت کے پہر تا قیامت عذاب نہو گا اور درمیان **ماثبت بالسنۃ** کی نقل کی کہ امام مالک کے نزدیک شب جمعہ افضل ہی شب قدر سے اس واسطے شب قدر کو فضیلت ہوئی بسبب نازل

ہونے ملایکہ کے اور روح کے اور شب جمعہ کو فضیلت ہی کہ اسمین قرار پایا نور محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیچ رحم آمنہ کے کہ جسکے سبب سے شب قدر امت کو عنایت ہوئی اسی واسطے مالکیہ
اس شب مین بہت تصدقات کرتے ہین پس اس نیت سے کہ بہ سبب ان دنون اور راتون
کے اور مہینونکی عبادات اور تصدقات مین ترقی اور زیادتی ثواب کے حاصل ہوتی ہی
مقرر کر کر کوئی کچھ خیرات کرے مضایقہ نہین ورنہ جسوقت جسدن کریگا ثواب پاوے گا

واللہ اعلم بالصواب ؁

باب الثانی فی الدعاء للاموات

اخرج البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض
من امثال الجبال وھدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم ترجمہ نقل
کیا بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بیشک اللہ تعالی داخل کرتا ہی اوپر اہل قبور کے دعا واہل زمین سے مثل پہاڑون کے
یعنے ثواب اوسکا مانند پہاڑون کے اوپر مردون کے جاتا ہی اور البتہ ہدیہ زندون کا طرف
مردون کے استغفار ہی واسطے موتی کے عن عمرو بن جریر قال اذا دعا العبد
لاخیہ المیت اتی بھا الی قبرہ ملک فقال یا صاحب القبر الغریب ھذہ ھدیۃ
من اخ الیک ترجمہ منقول ہی عمرو بن جریر سے کہا جب دعا کرتا ہی بندہ واسطے
بھائی میت اپنی کے لاتا ہی اوس دعا کو طرف قبر میت کے فرشتہ اور کہتا ہی اے صاحب قبر کے
یہہ ہدیہ ہی طرف تیرے بھائی تیرے کے طرف سے کہ شفیق ہی اوپر تیرے فی ملتقط
الاحیاء قال بعض السلف الدعاء للاموات بمنزلۃ الھدایا للاحیاء ترجمہ
ملتقط الاحیا مین ہی کہا بعض سلف نے دعا واسطے موتی کے مانند تحفون کے ہی زندون سے
خزانۃ الروایات اور فتاوی زاد اللبیب مین ہی کہ حدیث مین آیا ہی

جب کوئی مسلم گورستان مین جاتا ہی اہل گورستان امیدوار دعا خیر کے اوس سے ہوتے ہین
اور روحین اون کی پیچھے گذرنیوالے گورستان کے چالیس قدم آتی ہین اگر فاتحہ پڑہے خوش ہوکر
پہرتی ہین وگرنہ غمگین ہوکر ناامید چلی جاتی ہین پس جان لو کہ اموات دعا زندون کے محتاج
ہین **فی شرح الصدور الاجماع علی ان الدعاء ینفع المیت ودلیله**
قوله تعالی الذین جاؤ من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ترجمہ شرح صدور مین ہی کہ اجماع ہی اسپر کہ تحقیق
دعا نفع دیتی ہی میت کو اور دلیل اسکی قرآن شریف سے ہی اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے
اونکے کہتے ہین اے رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو کہ آگے ہمسے سبقت کر گئے
ہین ساتھ ایمان کے **فی شرح الصدور واخرج ابن ابی الدنیا عن بشار بن غالب قال**
رایت الرابعة فی النوم وکنت کثیر الدعاء لها فقالت لی یا بشار هدایاک
یاتینا علی اطباق من نور مخمرة بمنادیل الحریر قلت کیف ذالک قالت
هکذا دعاء المومنین للاحیاء اذا دعوا للموتی فاستجیب لهم جعل ذلک
الدعاء علی اطباق النور ثم خمر بمنادیل الحریر ثم اتی الذی دعی له من المو
تی فقیل هذه هدیة فلان الیک ترجمہ شرح صدور مین ہی کہ نقل کیا ابن ابی الدنیا
نے بشار بن غالب سے کہا دیکھا مین خواب مین **رابعہ** کو اور تھا مین دعا بہت کرنیوالا واسطے
اسکے پس کہا رابعہ نے اے بشار آتے ہین میرے پاس تحفے تیرے طباقون نور پر لپٹے ہوئے
کپڑون حریر کے سے کہا مین نے کیونکر یہہ دعا پہنچتی ہی کہا **رابعہ نے** اسیطرح دعا مومنین
زندون کے موتی کے واسطے جب دعا واسطے اون کے کیجاتی ہی طباقون نور مین پھر لپٹے جاتے
ہین طباق کپڑون حریر سے پھر آتے ہین طباق پر نور مین واسطے اوسکے یہہ دعا کہ بھی ہی
میت کو پس کہا جاتا ہی یہہ ہدیہ ہی فلانہ کا طرف تیرے **وفی الاذکار النووی اجمع**
العلماء علی ان الدعاء للاموات ینفعهم ویصل الیهم ترجمہ

اذکار نووی مین ہی کہ جمع ہوئے علما اسپر کہ دعا واسطے اموات کے نافع ہی اور یاہی حق ہی اون کے طرف اور شرح عقاید نسفی مین اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مین آیا ہی اِنَّ فِی دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَتِہِمْ عَنْہُمْ نَفْعٌ لَھُمْ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَۃِ ترجمہ دعا زندون کی موتی کے لئے اور صدقہ اونکا واسطے اموات کے نافع ہی خلاف ہی معتزلہ کا اور قصیدہ امالی مین ہی بیت وَلِلدَّعَوَاتِ تَاثِیْرٌ بَلِیْغٌ وَقَدْ یَنْفِیْہِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ یعنے دعاؤن مین تاثیر بہت ہی اور نفی کرتی ہین صاحب ضلالتہ یعنے فرقہ معتزلہ پس ہرگاہ پہنچنا دعوات اور صدقات کا زندون سے موتی کو ثابت احادیث اور روایات سے ہوا اور یہ مذہب اہل سنت جماعت کے پس جمع کرنا دونو مین کیا قباحت رکہتا ہی صاحب ذہن سلیم اور سالک صراط مستقیم پر پوشیدہ نہ ہوگا علاوہ اسکی اخراج صدقہ کا شریعت مین اداب قبولیت دعا سے ہی چنانچہ یہ ہی مقدمہ حصن حصین کے ہی کہ کہا ہی بیچ ضمن تعدا داداب دعا کے وَتَقْدِیْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ لہٰذا استسقا مین کہ حقیقت استسقای دعا اور استغفار ہی اداب اوسکی سے تقدیم صدقہ اور صوم ہے اور اوسکی شریعت مین نظایر بہت ہین ہر گاہ کہ تقدیم صدقہ دعا اداب سے ہوا اور وقت صدقہ کا وقت اجابت دعا ہی پس وقت صدقہ کے دینی اور کہلانیکے دعا حق مین میت کے نزدیک بہ قبولیت ہوتی ہی اور ہات اوٹھا وقت دعا کے شرایط دعا سے ہی فِیْ کِتَابِ الدَّعَوَاتِ مِنْ مِشْکٰوۃِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا ہ رواہ الترمذی والبو داود والبیہقی فی دعوۃ الکبیر ترجمہ کتاب الدعوات مین مشکوۃ شریف کے ہی سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک رب تمارا زندہ ہی بخشنے والا مہربان کہ شرم کرتا ہی بندہ اپنے سے جسوقت اوٹھاتا ہی دونو ہات اپنی طرف اللہ کے

کہ خالی پہیرے نقل کیا ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نے دعوات کبیر مین عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم
رواہ ابو داود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس
جب فراغت ہو تم دعا سے پس پہیرو ہاتہونکو منہہ اپنو پر نقل کی ابو داود نے عن ابن
ثابت ابن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعی
ورفع یدیہ ومسح وجہہ بیدیہ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر
ترجمہ ثابت بن یزید سے ہے کہ روایت کی باپ اپنے سے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جس وقت دعا مانگتے پس اوٹہاتے دونو ہات اپنے اور پہیرتے منہہ پر نقل کیا یہہ حدیث بیہقی نے
دعوات کبیر مین سوا اسکے جو ہات اوٹہانیکے وقت دعا کی مالامال حدیثین وارد ہین واسطے
اختصار کے نہین لکہین جسکو مطلوب ہو دیکہنا کتب احادیث مطالعہ کرے بلکہ دعا کرنی طعام
وغیرہ پر دستر خوان بچہا کر حدیث مین آیا ہے وعن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم
غزوۃ تبوک اصاب الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم
بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع
فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم فجعل الرجل یجیئ بکف ذرۃ ویجیئ
الآخر بکف تمرۃ ویجیئ الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیئ یسیر
فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم حتی
ماترکوا فی العسکر وعاء الا ملاؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت فضلۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ
لا یلقی اللہ بہما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم ترجمہ کہا ابو ہریرہ
نے جب کہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہنچی لوگون کو بہوک شدید پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے
یا رسول اللہ منگوائیے لوگون سے بچا ہوا توشہ اون کا پہر دعا کیجئے اللہ سے اوسکے بیچ

اون توشون پر ساتھ برکت کے پس فرمایا آن حضرت نے اچھا پس منگوایا دستر خوان چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا گیا بچا ہوا توشہ اون کا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چنے کی اور لاتا تھا دوسرا ٹکڑے روٹی کے یہان تک کہ جمع ہوئے دستر خوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت کی اوسپر پھر فرمایا لو اسمین سے جتنا چاہو اپنے باسنون مین پس لیا لوگون نے اپنے باسنون مین یہان تک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی نہین معبود مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا کا نہین ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھ ان دونون گواہیون کے کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہوا اور پھر روکا جاوے بہشت سے اور بہت ایسے مضمون کی حدیثین آئی ہین پس جب کہ طعام پر ہات اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے دعا کے غزوہ تبوک مین مجمع لشکر مین کہ قریب لاکھ آدمیون کے نوبت پہنچی تھی ثابت ہوا اور وقت صدقہ کا وقت اجابت دعا کا ہوا تو اب وقت صدقہ دینے کے یا کھلانے کے جیسا کہ معمول لوگون مین ہے کہ طعام اور شیرینی وغیرہ دستر خوان پر آگے اپنے رکھہ کر ہات اٹھا کر اوپر طعام کے دعا خدا سے واسطے میت کے کرتے ہین اور ثواب اس طعام کا واسطے اللہ کے میت کو بخشتے ہین درست ہین اور ثواب اسکا میت کو پہنچتا ہے چنانچہ جامع الاوراد اور استفتا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم وغیرہ مین لکھا ہے کہ یہ طریقہ درست اور مستحسن ہے اور فایدہ مردون اور زندون کو اسمین ہے چنانچہ باب چوتھے مین ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ پس دعا کرنے وقت صدقہ کے اور جمع کرنا ہر دو کا کچھہ قباحت نہین رکھتا بلکہ افضل و اعلی ہے اور پڑھنا سورہ فاتحہ کا کہ اساس محامد الہی ہے اور ختم ساتھ دعا کے مرجو الاجابت ہے اور سورہ اخلاص کہ مشتمل اوپر محامد ثناء حق جل و علی کے ہے اور درود اوپر نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب مطلق دعا سے ہے اکثر اوقات دعا مین درمیان مسلمانون کے پڑھا جاتا ہے لہذا عوام مین مشہور ہو گیا ہے کہ وقت دعا کے

کہتے ہین فاتحہ اور قل پڑہ لو اور غرض اُسّے دعا کرنی ہوتی ہے اور یہہ کلا عوام مسلمانون کی قسم ذکر لازم عرفی اور ارادہ ملزوم کے سے ہے اور تفسیر فتح العزیز مین بھی ساتھ اس تحقیق کے اشارہ کیا ہے واللہ اعلم بالصواب

بَابُ الثَّالِثُ فِی قِرَاۃِ القُرْاٰنِ لِلْمَیِّتِ

باب تیسرا بیچ بیان قراۃ قرآن کے واسطے میت کے وَاخْتَلَفُوْا فِیْ وُصُوْلِ ثَوَابِ الْقِرَاۃِ لِلْمَیِّتِ فَجُمْهُوْرُ السَّلَفِ وَالْاَئِمَّةُ الثَّلَاثَةُ عَلَی الْوُصُوْلِ ترجمہ اور اختلاف کیا بیچ پہنچنے ثواب قراۃ قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور السلف اور آیمہ ثلاثہ اوپر وصول کے ہین وَالْمَشْهُوْرُ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِیِّ رحمہ اللہ اَنَّهٗ لَایَصِلُ وَذَهَبَ ابْنُ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ الشَّافِعِیِّ اَنَّهٗ یَصِلُ فَالْاِخْتِیَارُ اَنْ یَقُوْلَ الْقَارِیْ بَعْدَ فَرَاغِهٖ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَاْتُهٗ ترجمہ اور مشہور مذہب شافعی سے ہے کہ نہین پونچتا اور گئے ابن حنبل اور ایک طایفہ علماء سے اور ایک جماعت اصحاب شافعی سے طرف اوسکے کہ تحقیق پونچتا ہے طرف میت کے ثواب قراۃ کا پس مختار یہہ ہے کہ کہوے قاری بعد فراغت قراۃ کے اے بارخدایا پونچا ثواب اسکا فلانیکو جو مینی پڑہا ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ ترجمہ کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ بیشک حضرت نے کہا کہ جو شخص گذرے اوپر گورستان کے اور پڑہے قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پہر بخشے ثواب اوسکا واسطے مردون کے عطا کیا جاتا ہے پڑہنے والے کو ثواب سے ساتھ شمار اموات کے اَخْرَجَ الْقَاضِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الْبَاقِی الْاَنْصَارِیْ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ قَالَ حَمَّادُ الْمَکِّیُّ خَرَجْتُ لَیْلَةً اِلٰی مَقَابِرِ مَکَّةَ فَوَضَعْتُ رَاْسِیْ عَلٰی قَبْرٍ فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ اَهْلَ الْمَقَابِرِ حَلْقَةً حَلْقَةً فَقُلْتُ اَقَامَتِ الْقِیٰمَةُ قَالُوْا لَا وَلٰکِنْ رَجُلًا مِنْ اِخْوَانِنَا قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَجَعَلَ ثَوَابَهٗ

6823

لنا فنحن نقسمه منذ سنة ترجمہ روایت کیا قاضی ابوبکر بن عبدالباقی انصاری
نے سلمہ بن عبیدہ سے کہ کہا حماد مکی نے نکلا مین ایکرات طرف گورستان کے پس رکہا
سر کو اوپر قبر کے پس سو گیا پس دیکھا مینے اہل قبور کو حلقہ حلقہ پس کہا مینے کیا قایم ہوئی
قیامت کہا اہل قبور نے نہین لیکن ایک مردنے ہمارے بہائیون سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا
ثواب ہمکو پس تقسیم کر رہے ہین اسکو ایک برس سے وفی شرح الصدور عن
احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرءوا بفاتحة الكتب والمعوذتين و
قل هو الله احد واجعلوا ذالك لاهل المقابر فانه يصل اليهم ترجمہ
شرح صدور مین ہے احمد بن حنبل سے کہا جب جاؤ تم گورستان مین پس پڑہو تم الحمد
اور قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس اور بخشو اون کو اسکو
واسطے اہل قبور کے پس مقرر پونچتا ہے وہ طرف اونکے خزانة الروايات اور فتاوی
غرایب مین حدیث نقل کی فی الحدیث من قرأ الفاتحة وآية الكرسي وجعل
ثوابها لاهل القبور يدخل قبر كل مؤمن من المشرق الى المغرب اربعين
نورا ووسع قبورهم ورفع درجتهم ويرفع للقاري اجر ستين
نبيا وخلق الله من كل حرف ملكا يسبح الى يوم القيمة ثم تقرأ سورة
اذا زلزلت الارض والهكم التكاثر معا ترجمہ حدیث مین ہے جسنے پڑہی سورہ
فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور بخشا ثواب اوسکا واسطے اہل گورستان کے داخل کرتا ہے
اللہ تعالی قبر مین ہر مومن کے مشرق سے مغرب تک چالیس نورا اور فراخ ہوتی
ہے قبر اون کی اور بلند کرتا ہے درجات اون کے اور بلند ہوتا ہے واسطے پڑہنے
والے کے ثواب ساٹھ نبیون کا اور پیدا کرتا ہے اللہ جل شانہ ہر حرف مین سے ایک
فرشتہ کہ تسبیح کرتا ہے اللہ جل شانہ کے
دن قیامت تک پہر پڑہی سورۃ اذا زلزلت الارض والهكم التكاثر اور مفتاح

الجنان اور وسیلۃ القلوب اور فتاوی زاد اللبیب مین لکھا ہے جو شخص
یہ آیت گورستان مین پڑھی زعم الذین کفروا الن یبعثوا قل بلی وربی
لتبعثن ثم لتنبئن بما عملتم وذلک علی اللہ یسیر بخشے جاتے ہین مردے
اور پڑھنے والے حدیث من زار قبر والدیہ فی کل جمعۃ ویقرء یس
ویجعل ثوابھا لھما لم یبق حق الا ادا الیھما ترجمہ جو کوئی زیارت قبر باپ اور مان
اپنی کے بیچ دن جمعہ کے کرے اور پڑھے سورہ یاسین اور بخشے ثواب اسکا مان اور
باپ کو نہین باقی رہتا مان اور باپ کا حق مگر کہ ادا کردیا اوسنے حق کو طرف مان اور
باپ کے فی شرح الصدور قال القرطبی وقد کان الشیخ عز الدین بن
عبد السلام نفی بانہ لا یصل الی المیت ثواب ما یقراء لہ ویھدی الیہ فلما
توفی راہ بعض اصحابہ فی المنام فقال لہ انک کنت تقول انہ لا یصل الی
المیت ثواب ما یقرء ویھدی الیہ فکیف الامر قال لہ کنت اقول ذلک
فی دار الدنیا والان قد رجعت عنہ بما رایت من کرم اللہ فی ذلک وانہ
یصل الیہ ذلک ھکذا فی روض الریاحین ترجمہ بیچ شرح صدور کے بیچ
کہا قرطبی نے تحقیق تھے شیخ عز الدین بن عبد السلام نفی ساتھ اسکے کہ نہین پہنچتا میت کو
ثواب قرارت کا کہ ہدیہ کیا جاتا ہے طرف میت کے پس جب فوت ہوئے دیکھا اونکو بعض
اصحاب اون کی نے خواب مین اور کہا اونکو تھے تم کہتے کہ نہین پہنچتا طرف میت کے ثواب
اسکا کہ پڑھا جاتا ہے اور ہدیہ کیا جاتا ہے طرف میت کے پس اب کیونکر امر ہے کہا شیخ نے
کہتا تھا مین اسکو دنیا مین اور اب رجوع کیا مینے اُسسے اسواسطے کہ دیکھا مین نے کرم اللہ کا
اسمین اور بیشک یہ پہنچتا ہے میت کو ثواب قرارت کا پس ہر گاہ کہ اعتقاد دعوات وصدقات
اور قرارت قرآن کا میت کے حق مین مذہب اہل سنت اور جماعت مین کہ بدلیل ساتھ احادیث
اور روایات کے ہے مطلقاً حق ہوا پس اگر آدمی تینونکو زمان واحد مین بطریق اجتماع کے عمل مین

لائے مطابقہ نہیں ثا

الباب الرابع

الباب الرابع

في الرسم الذي شاع في ديار العرب والعجم بان القوم يجتمعون ويقرؤن
القرآن لموتاهم . ترجمہ باب چوتھا ہے بیچ بیان ثبوت اس رسم کے کہ مروج ہے
ملک عرب اور عجم مین ساتھ اس طور کے کہ قوم جمع ہوتی ہین اور پڑھتی ہین قرآن مجید واسطے
موتا ہین کے ذكره الملا علی قاري في المرقات شرح المشكوٰة اخرج الخلال في الجامع
عن سفين قال كان الانصار اذا مات لهم الميت اختلفوا الى قبره ويقرؤن
القرآن ترجمہ ذکر کیا ملا علی قاری نے مرقات شرح مشکوۃ مین کہ روایت کی خلال نے
بیچ جامع کے سفین سے کہا تھے انصار کہ جب مرتے انہین کوئی میت آتے لوگ طرف قبر
میت کے اور پڑھتے تھے قرآن وفي شرح الصدور ان المسلمين ما زالوا في كل
عصر بمصر يجتمعون ويقرؤن القرآن لموتاهم من غير نكير فكان ذلك اجماعا
ترجمہ بیچ شرح صدور کے شیخ جلال الدین سیوطی کے مرقوم ہے کہ مسلمان لوگ ہمیشہ
ہر زمانے مین شہر مین جمع ہوتے ہین اور قرآن مردے کے لئے پڑھتے ہین بغیر انکار کرنے کسی
منکر کے یعنی کسی نے علما سے اس اجماع پر انکار نہین کیا پس تو یہ اجماع مسلمانون کا اس امر خیر پر
مانند اجماع کے ہوا في زيارة القبور من فتاوى الغرائب قال اهل الحق
اذا اصاب المسلم مصيبة تقعد صاحبها والناس معه للتعزية معظمين
للميت الذي خلا منه مصلاه واثار اسلامه وبركة عبوديته ويتحازنون
على ما دخل النقص في عدد المسلمين واهل التعبد ويكونون غير مشغولين عن
وسعي ان يقرء القرآن متوجهين الى القبلة ترجمہ درمیان زیارت القبور کے
ہے فتاوی غرایب سے کہ کہا اہل حق نے جب پہونچی مسلمان کو مصیبت بیٹھے صاحب
اسی مصیبت کا اور لوگ ساتھ اوسکے واسطے تعزیت کے کہ ہوں بزرگی کرنیوالے واسطے

میت کے کہ خالی ہووے اوس سے نمازگاہ اوسکی اور اثار اسلام اوسکی کے اور برکت عبادت اوسکی کے اور غم کرے اوپر اسبات کے کہ داخل ہوا نقصان بیچ عدد مسلمانوں کے اور اہل عبادت کے اور نہ ہجو کرنیوالے ہوں اور کوشش کرے اسپر یہہ کہ قرآن شریف پڑھے متوجہ ہوکر طرف قبلہ کے اور درمیان جامع الاوراد کے لکھا ہے کہ اگر بر طعام فاتحہ کردہ بفقرا بدہد خواہ درحالت حیات وخواہ بعد مردن البتہ ثواب برسد ترجمہ یعنے اگر اوپر طعام کے فاتحہ کرکے فقرا کو دیوے خواہ حالت حیات ہیں خواہ بعد مرنیکے البتہ ثواب پہنچتا ہے اور بھی جامع الاوراد میں ترتیب فاتحہ ختم قرآن کے واسطے ارواح مردوں کی اسطرح لکھی ہے ۔ چون قرآن ختم کند اول پنج آیۃ خواندہ دست برای فاتحہ بردارد وثواب آن بروح میت ببخشد ترجمہ جب قرآن ختم کرے اول پنج آیت پڑھکر ہاتھ اوٹھاویے اور ثواب ختم کا ساتھ ارواح جس شخص کے چاہے طفیل آنحضرت کے بخشے فی الانبازی ۔

سُئِلَ اَیُّ الاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ المُرْتَحِلُ اِلیٰ اَنْ قَالُوْا وَاِذَا جْتَمَعُوْ بِقُرْاٰنٍ بِالتِّلَاوَۃِ وَیَقْرَءُ الْفَاتِحَۃَ وَخَمْسَ اٰیٰتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ اِلیٰ قَوْلِہٖ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ ترجمہ درمیان انباری کے ہے سوال کیا گیا یہہ کہ کونسا عمل ہے افضل پس کہا افضل الاعمال مرتحل ہے یہان تک اور جب اکٹھے ہوں ساتھ تلاوت قرآن کے اور پڑہے سورہ فاتحہ اور پنج آیۃ سورہ بقر سے اولئک ہم المفلحون تک فی کنز العباد فی الحدیث

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَتَمَ الْقُرْاٰنَ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَدْرَ خَمْسِ اٰیَاتٍ ترجمہ درمیان کنز العباد کے ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے قرآن کا پڑھتے قدر پنج آیات کے وفی الفتاوی الکبریٰ قال الفقیہ اَبُوْ اللَّیْثِ قِرَاءَۃُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلٰثًا عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ اِسْتَحْسَنَہٗ اَھْلُ الْعِرَاقِ ترجمہ درمیان فتاوی کبریٰ کے ہے کہ کہا فقیہ ابو اللیث نے پڑھنا سورہ اخلاص کا تین بار وقت ختم کرنے قرآن کے مستحب اور نیک رکھا اسکو اہل عراق نے یعنے لا یتوی

تا آخر بعدہ قل ہو اللہ تین بار اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد ایک
مرتبہ اور الم ذالک الکتب تا مفلحون و ما کان محمد تا علیما ان اللہ ملائکتہ تا تسلیما سبحان
ربک رب العزۃ تا رب العالمین پڑھے وَعَنْ اَیْقَعَ ابْنِ عَبْدِ الْکَلَاعِی قَالَ قَالَ
رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ سُوْرَۃٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ کہا ایقع بن عبد اللہ کلاعی نے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کون سے سورہ قرآن سے
بزرگ تر ہے فرمایا سورہ اخلاص وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ یَقْرَءُ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْ وَکَیْفَ
یَقْرَءُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ
ترجمہ کہا ابی الدردا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا عاجز ہے کوئی تمسے اسکا کہ پڑھے بیچ رات کے تیسرا حصہ قرآن کا کہا صحابہ نے کیونکر پڑھے
تیسرا حصہ قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ثلث قرآن کے ہے نقل کی یہ مسلم اور بخاری
نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خِبَاءَہٗ عَلٰی قَبْرٍ وَھُوَ لَا یَحْتَسِبُ اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْہِ اِنْسَانٌ یَقْرَءُ تَبَارَکَ
الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ حَتّٰی خَتَمَھَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمَانِعَۃُ ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ
عَذَابِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ کہا ابن عباس نے کھڑا کیا بعض اصحاب آنحضرت نے
خیمہ اوپر قبر کے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ قبر ہے پس ناگاہ قبر میں انسان ہے کہ سورہ تبارک
الذی پڑھتا ہے یہانتک کہ تمام کی اوسنے پس آیا آنحضرت کے پاس اور خبر دی اس کو
پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورہ منع کرنیوالی ہے اور نجات دہندہ ہے
کہ نجات دیتی ہے قاری کو عذاب خدا سے روایت کی ترمذی نے اسی واسطے اکثر لوگ
وقت ختم فاتحہ کے پنج آیہ اور سورہ ملک اور سورہ اخلاص وغیرہ پڑھتے ہیں اور بعوی

شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم فتوی جواز عرس مین لکہتے ہین اینکہ بہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم در حاضرین نمایند این قسم معمول در زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین نبود و اگر کسی باین طور بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فایدہ احیا و اموات را حاصل می شود انتہی یعنے یہ کہ بہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع ہوتی ہے اور ختم کلام اللہ کا کرتے ہین اور فاتحہ شیرینی یا طعام پر کر کے حاضرین مین تقسیم کرتے ہین یہہ قسم معمول زمانہ پیغامبر خدا اور خلفاء راشدین مین نتہا اگر کوئی اس طور پر کرے مضایقہ نہین اسواسطے کہ اسمین قباحت نہین بلکہ فایدہ زندون اور مردون کو حاصل ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم بیچ جواب سوال نہم کے استفتا اپنے مین لکہتے ہین در مجلس فاتحہ و ختم کہ برای حاضران مجلس باشد اگر این جماعت بر قبر باشند آنجا تقسیم کنند و ثواب آن باموات برسانند و اگر در خانہ ہا باشند بر حاضران آنجا تقسیم شوند ہیچ قباحتے ندارد از قبیل اباحت ست پس امداد بدعا ختم و طعام بدعتی مباح ست انتہی ترجمہ مجلس مین فاتحہ اور ختم واسطے حاضرین مجلس کے ہو اگر یہ جماعت قبر پر ہوں وہان تقسیم کرین اور ثواب اوسکا موتا کو پہنچاوین اور اگر گھر مین کرین حاضرین پر تقسیم ہووے کچہ قباحت نہین اور قبیل اباحت سے ہے پس امداد ساتہ دعا و ختم اور طعام کے بدعت مباح ہے اور مولوی صاحب موصوف باب تخصیصات کو یون اپنے استفتا مین لکہتے ہین فاتحہ و طعام کہ بی شبہہ از مستحبات ست و تخصیص کہ فعل مخصص باختیار اوست باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف عادات اند کہ بمصالح خاصہ ابتدا بظہور آمدہ رفتہ رفتہ شیوع یافتہ مثل کہچڑہ در فاتحہ امام حسین و توشہ فاتحہ شیخ عبد الحق وغیرہ ذالک کہ ہمہ فاتحہ و طعام کہ بی شبہہ از مستحبات ست فی المشکوٰۃ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ رواہ مسلم ترجمہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو کوئی راہ جاری کرے اسلام مین راہ نیک واسطے اوس شخص کے اجر اوسکا ہے
اور اجر اوسکا جسنے عمل کیا اوپر اوسکے بعد اسکے بے سوا اسکے کہ ناقص اور کم ہوا جر اسکے سے
کچھ **ف** یعنے جو شخص رسم نیک نکال گیا اور جو اوسپر عمل کرتے ہاین ثواب اون سبکو
برابر ہوویگا اور کسی کا اون مین سے ثواب کم نہ ہوگا اور صحیح بخاری مین ہے ح مَنْ
رَاہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ ترجمہ یعنے جس کو دیکھین مومن اچھا
پس وہ نزدیک اللہ کے بہی اچھا ہے اور بیچ شفا کے ہے وَمَا رَاہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا
فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ وَمَا رَاہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ قَبِیْحٌ ترجمہ
اور جس چیز کو دیکھین مسلمان نیک پس وہ نزدیک اللہ کے بھی نیک ہے اور جسکو دیکھین
مسلمان بد پس وہ اللہ کے نزدیک بھی بد ہے **تنبیہ** جاننا چاہیے جو حکم کہ نص قرآن
اور حدیث سے ثابت نہو وہ دو قسم ہے ایک تو یہہ کہ بدلیل شرعی مثل اجماع اور قیاس کے
ثابت ہو یا کچھ اصل شرعی رکھتا ہو اور ساتھ حکم آیۃ کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
کے مانند قواعد استنباط وغیرہ کے بیچ دین کے داخل ہو وہ بیچ سنت کے یا بیچ بدعت
حسنہ کے کہ بیچ معنی سنت کے ہے داخل ہو دوسری قسم یہہ کہ ساتھ کسی دلیل کے ادلہ سے
مانند کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس مجتہد سے ثابت نہوا اور کوئی اصل شرعی
نہووے وہ بدعت سیئہ ہے وَقَالَ الشَّافِعِیُّ مَا اَحْدَثَ وَخَالَفَ کِتَابًا اَوْ سُنَّۃً
اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَھُوَ الْبِدْعَۃُ الضَّالَّۃُ وَمَا اَحْدَثَ مِنَ الْخَیْرِ وَلَمْ یُخَالِفْ شَیْئًا
مِنْ ذٰلِکَ فَھُوَ الْبِدْعَۃُ الْمَحْمُوْدَۃُ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْبِدْعَۃَ الْحَسَنَۃَ مُتَّفِقَۃٌ عَلٰی
نُدْبِھَا وَھِیَ مَا وَافَقَ شَیْئًا مِمَّا مَرَّ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ فِعْلِہٖ مَحْذُوْرٌ شَرْعِیٌّ وَ
مِنْھَا مَا ھُوَ فَرْضُ کِفَایَۃٍ کَتَصْنِیْفِ الْعُلُوْمِ وَنَحْوِھَا وَاَنَّ الْبِدْعَۃَ السَّیِّئَۃَ
وَھِیَ مَا خَالَفَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ صَرِیْحًا وَالْتِزَامًا ترجمہ اور کہا شافعی نے رحمہ اللہ
جو چیز کہ نو پیدا کی اور مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہے پس وہ بدعت ضالہ ہے

تنبیہ

اور جو نوپیدا کی نیکی سے اور مخالف کسی ان چیزون مین سے نہین ہے پس وہ بدعت نیک ہے حاصل یہ کہ تحقیق بدعت حسنہ اتفاق کیا گیا اوپر استحباب اوسکی کے اور وہ بدعت دہ ہے کہ موافق ہوا اون چیزوان کے کہ گذرا ذکر اوسکا اور نہ لازم ہو کرنے اوسکی سے محذور شرعی اور بعضے بدعتون مین سے فرض کفایہ ہے مانند تصنیف کرنے علوم کے اور مانند اوسکے اور تحقیق بدعت سیہ وہ ہے جو مخالف کسی چیز کو ان چیزون مین سے ہو صراحتہً یا التزاماً اسی طرح فتح القدیر اور فتح المبین شرح اربعین اور جوامع الکلم اور کتاب لقواعد مین نقل کیا ہے اگر مفصلا لکھا جاتے تو طولت بہت ہو جاوے اور جسکو ارادہ مزید اطلاع کا ہو چاہیے کہ کتب مذکورہ وغیرہ کو مطالعہ کرے پس جب کہ ثابت ہوا کہ بدعت اوپر دو قسم کے ہے بدعت حسنہ کہ اتفاق کیا گیا اوپر استحباب اسکی کے اور بدعت سیئہ کے مخالف شرع اور سنت کے ہے اور کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مخصوص ہے ساتھ بدعت سیئہ کے جیسا کہ محقق دہلوی نے بیچ ترجمہ فارسی مشکوۃ شریف کے تصریح اوپر اوسکے کی ہے کہ وتقیید بدعت بضلالت وتوصیف آن بعدم رضا خدا جل علا و رسول وی صلعم درین قول وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ الْحَدِيثُ اشارہ بسوی آنکہ در بدعت مذکورہ بلسان شارع بدعت ضلالت ست کہ خدا و رسول ازان ناراض اند و مخالف شرع وسنت نہ آنکہ خیرست ونافع در دین و داخل در عمومات شرعیہ از کتاب وسنت کہ آن ہدایت محض ست ومسمی ست نزد علما بہ بدعت حسنہ ترجمہ اور قید کرنا بدعت کو ساتھ ضلالت کے اور توصیف اوسکی ساتھ نارضامندی خدا اور رسول کے سے اس قول مین وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً الحدیث اخر حدیث تک اشارہ ہے طرف اسبات کے کہ بدعت مذکورہ اوپر زبان شارع کے بدعت ضالہ ہے کہ خدا اور رسول اوسسے ناراض ہے اور مخالف شرع اور سنت کے ہے نہ وہ کہ نیک اور نافع دین مین ہین اور داخل عمومات شرعیہ کے ہے کتاب اور سنت سے کہ وہ ہدایت محض ہے اور نام رکھا گیا نزدیک علما کے ساتھ

بدعت حسنہ کے اور یہہ ہی مراد ہی بدعت سیے اس قول بین مَنْ اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْ
عَۃً اِلَّا رَفَعَ اللّٰہُ مِنْھَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِنْ اِحْدَاثٍ
بِدْعَۃٍ ترجمہ یعنے نہین نکالتے کوئی قوم بدعت کو مگر اوٹھا لیتا اللہ تعالی مثل اسکے
سنۃ سے پس تمسک ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت سیے اسواسطے کہ رفع
سنت کا ساتھ بدعت ضالہ کے ہوتا ہے کہ مخالف سنت کے نہ ہو ساتھ احداث امر
نیک اور حسن کے کہ داخل عمومات شرعیہ مین ہے اور افراد سنت سے ہی اور طیبی نے
درمیان شرح مشکوۃ کے کہا کہ مراد بدعت سیے اس حدیث مین بدعت حسنہ ہے خلاصہ
کلام یہہ ہے کہ انقسام بدعت کا طرف بدعت حسنہ اور قبیحہ کے کہ متفق علیہ درمیان
علما کے ہی اور انکار بدعت مستحسنہ سے جہل ہی جیسا کہ موجدان جدید کہتے ہین پس
باعتبار اصل مقدرہ مذکورہ کے ظاہر ہوا کہ ہیئۃ اجتماعیہ مردم کثیر کا جمع ہونا اور ختم کلام
اللہ اور فاتحہ کا اوپر طعام شیرینی وغیرہ کے اور بیچ آیت پڑھنے اور دعا واسطے میت
کے ہاتھ اوٹھا کر مانگنے اور دن مقرر کر کر مانند یازدہم حضرت محبوب سبحانی کے یا مولود
شریف پڑھنا جایز ہی اور درمیان جمع الجوامع کے روایت کی جلال الدین سیوطی
محدث رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ایک سوداگر تھا بغداد مین ہر سال مجلس مولود
شریف کی کیا کرتا اور جو کچھ پاس اوسکے موجود ہوتا خرچ کرتا ہمسایہ اوسکے مین ایک یہود
تھا کہ زوجہ اوسکی ہمیشہ کہا کرتی یہہ کیا صرف کرتا ہی یہودی نے کہا کہ آج کا دن پیدائش کا
اونکے پیغمبر کا ہی خوشی کرتے ہین اور وہ طعن ہمیشہ کیا کرتے تھے ایک رات اتفاقاً خواب
مین زوجہ یہودی نے دیکھا پیغمبر خدا کو کہ بہت خوش چلے آتے ہین اسنے بیتاب ہوکر آواز دی
یارسول اللہ حضرت نے فرمایا لبیک یا امۃ اللہ یعنے مین حاضر ہون کہا جناب کہان تشریف
لائے فرمایا ہمسایہ تیرے مین کہ محب ہمارا ہی اور اکثر مین آتا ہون وہان جہان ذکر ہوتا ہی
میرا عرض کیا اسی عورت نے کہ یارسول اللہ کہ مسلمان فرماؤ مجکو پس مسلمان ہوئی کہا

شوہر کو مجلس مولود کرون گی آج کہا شوہر نے کیون کہا آج کی رات کو مسلمان ہوئی
اور سب احوال خواب کا ذکر کیا شوہر نے کہا آج کی رات مین بھی مشرف باسلام ہوا الغرض
برکت مولود شریف کے سببے ہر دو ہمسایہ مسلمان ہوئے اور مولود شریف کا پڑھنا
ماہ ربیع الاول مین بنابر اسکے ہے کہ آیا ما ثبتہ من السنہ مین واولی واحق ما
یذکر فیہ ذکر مولدہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اور اولی اور
احق وہ چیز ہے کہ ذکر کیا جاوے مہینے بارہ وفات مین ذکر مولود اور وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا یا روز جمعرات کے فاتحہ دینی یا سوا اسکے اور کوئی دن مقرر کر
مین کسی بزرگ کی فاتحہ کرنی اور ثواب اسکا میت کو بخشنا بدعت حسنہ کہ افراد
سنت سے ہے ہوا اور انکار بدعت حسنہ سے ہرگز نچاہیے کیا اور منکر اسکا
مبتدع اور فاسد العقیدہ اور خارج زمرہ اہل سنت اور جماعت سے ہے اور
البتہ یہہ اعتقاد نہ چاہیے کہ اگر ساتھ اسی وضع خاص مذکورہ کے کرین تو درست
ہے اور سوا اسکے نہین ہے یہہ نیت بالکل باطل ہے جسوقت اور جس دن چاہے
اور جس طور چاہے فاتحہ درود اور طعام ارواح میت کو بخشے اور منہیات شرعی سے
بچے ومن اللہ کان مسئولا ۔۔ جعل ہذا الکتاب مقبولا

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتم الطبع الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ ریاض المقاصد در بیان ایصال ثواب باموات مستنبط از کتب احادیث وفقہیہ مذاہب ائمہ
اربعہ تالیف جناب ہدایت مآب مولانا واولینا ابو الرشید حاج الحرمین الشریفین حافظ القرآن رطب اللسان
حضرت مولوی محمد عبد الحکیم سلمہ الکریم بن مولانا الحاج الشہید محمد عبد الرحیم نور اللہ مرقدہ قادری
الحنفی الدہلوی در بلدہ معمورہ مبنئی ۱۲۹۸ھ در مطبعہ محمدی باہتمام جناب حاج قاضی ابراہیم
صاحب بن قاضی نور محمد صاحب بلبندری بقالب طبع آمد تمت بالخیر

عجالہ نافعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ؛ امابعد کہتا ہے بندہ خاکسار عبدالحکیم بن قدوۃ السالکین مولانا محمد عبدالرحیم قدس اللہ سرہ یہ ایک مسئلہ ہے بیان مین پڑھنے نوافل کے ساتھ جماعت کے ایام متبرکہ اور راتون متبرکہ مین مانند شب قدر و شب برات و شب عاشورہ سے کہ اکثر لوگ بزرگ اور علما اونکو پڑھاتے دیکھا اور بعض روایات بھی کتب معتبرہ سے اوپر جواز اسکے پائی لہذا اس فقیر نے چند روایات بقدر ضرورت اس مختصر مین تحریر کی اور نام اس رسالہ کا عجالہ نافعہ رکھا واللہ الموفق للتحقیق والصواب ؛ جاننا چاہیے کہ بیچ بحرالرائق اور شرح منیہ اور اصل صدر الشہید اور فتاوی صوفیہ مین خلاصہ سے نقل کیا کہ نفل بجماعت بغیر تداعی کے جائز ہین و اللہ اور پھر ذکر کیا روایت کو شمس الایمہ حلوائی سے کہ لا یکرہ التطوع بالجماعۃ مطلقاً اذا صلوا بغیر اذان و اقامۃ اور فتح القدیر مین بعد ذکر حدیث صحیحین کے باب الجماعت مین نقل کی ابن عباس رض سے کہ کہا اونھون نے سویا مین پاس خالہ اپنی کے اور نبی صلعم کھڑے ہوئے واسطے پڑھنے نوافل شب کے پس مین بھی کھڑا ہوا بائین طرف حضرت کے پس پکڑا حضرت نے سر میرا اور کھڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنے اور جز ثانی مین شرح بخاری قسطلانی کے باب صلوۃ النوافل جماعۃ اور صفحہ ۱۲۸ اور سطر ۲۰۸ مین لکھا کہ عتبہ بن انصاری کے گھر مین دن کو دو رکعت نفل جماعت سے ادا فرمائی کہ اسمین لفظ وصففنا وراہ فصلی بنا رکعتین ثم سلم و سلمنا واقع ہوا یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے پس ظاہر ہوا کہ ہمراہ علیہ السلام کے صحابہ بہت تھے چنانچہ لفظ صففنا وراہ سے مفہوم ہوتا ہے اور بیچ صحیح کے ہے کہ انس کے ماکے گھر مین حضرت نے دو رکعت نفل با جماعت ادا فرمائی اور سراجیہ مین باب مسائل متفرقہ مین ہے کہ امامت حضرت کی شب معراج مین بیت المقدس مین تھے نفل مین اور عمدۃ الفتاوی اور تحفۃ الفقہا اور خزانۃ الروایات مین ہے کہ نوافل بلا تداعی جائز ہین اور جواہر خلالیہ مین ہے و یفتی بجواز التطوع جماعۃ فی ہذا الزمان من غیر کراہۃ اور مفید المستفید اور عمدۃ الابرار اور شرح کافی اور خلاصۃ الفتاوی اور جامع الاصول اور عمدۃ المفتی و تحفۃ الفقہا اور مجنبس اور مجموع النوازل اور فتاوی سراجیہ اور یواقیت اور قوۃ

القلوب مین جماعت نوافل بلا تداعی باالاتفاق جایز ہے اور کہا شارح نقایہ نے کہ جایز ہے جماعت نوافل مطلقاً مثل قدر ولیلۃ النصف من شعبان ونحو ذلک ہکذا فی المحیط اور صفحہ ۱۲ ۲ جلد اول احیاء مین ہے کہ پڑہین شب برات مین سو رکعت دو گانہ دو گانہ پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص گیارا بار اور اگر چاہے پڑہے دس رکعت ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سو بار اخلاص اور اکثر اوقات سلف پڑہتے تھے جماعت سے اور خزانۃ جواہر جلالیہ مین ہے کہ جس جا قحط ہو چاہے والی اس جاکا یا قاضی یا جماعت مسلمانونکی ہر شب جمعہ اور شب دوشنبہ دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورہ ضحیٰ اور الم نشرح اور والتین تین تین بارا اور بعد سلام کے تین سو اور ساتھہ بار پڑہے یا باسط یا واسع حق تعالی ساتھہ فضل اپنے کے قحط دفع کرے اور بہی اگر کسی جا وبا پڑے تو ایک مرد صالح اور متقی اور مقتدا دین امامت باجماعت مسجد جامع یا مسجد محلہ مین ہر شب دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ یٰسین ایکبارا اور بعد سلام کے ایک ہزارا اور ایک بار بحضور دل یا حلیم یا حلیم پڑہے حق تعالی اس جا سے وبا دفع کرے اور صحت اور عافیت بخشے فقط واٰخر

دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اللہم اغفر لمؤلفہ وکاتبہ وقاریہ ولانسائہم وابائہم وامہاتہم واحبابہم المسلمین وجمیع المومنات والمومنین

اٰمین اٰمین امان تمت بالخیر